ازبکستان : اقتصادی اور سیاسی پیش رفت

جناب اسلام کریموف کی حکومت اس لحاظ سے کامیاب ہے کہ غیر ملکی تجارتی کمپنیاں اور حکومتیں ازبکستان میں سرمایہ کاری کر رہی ہیں۔ ازبک نیوز ایجنسی کی اطلاع کے مطابق کان کنی کے میدان میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی ایک بڑی فرم "نیومونٹ" کو ازبکستان میں سونا نکالنے کے اپنے پندرہ کروڑ ڈالر کے پروجیکٹ کے لیے بینکاری کے لیے ایک بین الاقوامی سنڈیکیٹ نے مطلوبہ رقم سے زیادہ کی پیش کش کی ہے۔ ۱۹۹۲ء میں ازبکستان میں سونے کی پیداوار ۸۰ ٹن تھی اور ازبکستان کو دُنیا میں آٹھویں اور سابق سوویت یونین میں دوسری پوزیشن حاصل تھی۔

ازبکستان کے دارالحکومت تاشقند میں منعقدہ پہلی بین الاقوامی بینکاری کانفرنس کے شرکاء نے بتایا ہے کہ یہ سہولت چودہ بنکوں پر مشتمل ایک سنڈیکیٹ نے مہیا کی ہے۔ برطانیہ کے برکلیز بنک اور "یورپی بنک برائے تعمیرِ نو ترقی" (European Bank for Reconstruction and Development) نے اُن کے ساتھ تعاون کیا ہے۔ اِس سودے میں سوئٹزرلینڈ، جرمنی، فرانس اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے مالیاتی ادارے نمایاں ہیں۔ نصف سرمایہ "یورپی بنک برائے تعمیر نو ترقی" مہیا کرے گا، جب کہ باقی نصف کا انتظام سنڈیکیٹ کے شرکاء کریں گے۔ یہ سرمایہ زرفشاں قصبہ کے قریب واقع مُرن تاؤ (Muruntau) سونے کی کان سے متعلق "نیومونٹ" کے پروجیکٹ کے لیے ہے۔ مُرن تاؤ سونے کی کان وسیع قزل قم صحرا کے درمیان چھ مربع کلومیٹر سے زائد رقبے پر پھیلی ہوئی ہے۔ نیومونٹ اس کان سے کم تر درجے کی کچ دھات حاصل کرے گی۔ ازبک حکام کے بقول اس کان سے "نیومونٹ" تقریباً گیارہ ٹن سونا سالانہ حاصل کرے گی۔ ۱۹۶۳ء میں اِس کان میں کام شروع ہوا تھا اور اس وقت تقریباً آٹھ ہزار کان کن اس سے وابستہ ہیں۔ سونے کو ازبکستان کی برآمدات میں سب سے زیادہ منافع بخش سمجھا جاتا ہے کیوں کہ ازبکستان کی کانیں سطح زمین کے قریب ہیں اور نقل و حمل کے اخراجات بہت کم ہیں۔ بین الاقوامی منڈی میں سونے کی قیمتوں کو محتاط نظر سے دیکھتے ہوئے بھی بینکاروں کی رائے ہے کہ ازبکستان کی سونے کی برآمدات مستقبل قریب میں پچاس کروڑ ڈالر سالانہ سے بڑھ جائیں گی۔

ایک اخباری اطلاع کے مطابق ازبکستان کی مقامی صنعتیں، جن میں سرمایہ کاری کی ضرورت ہے، تیزی سے نجی ہاتھوں میں دی جا رہی ہیں۔ جاپان اور کوریا جیسے صنعتی ایشیائی ممالک ازبکستان کے وسائل کو ترقی دینے سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ سوتی کپڑے اور ملبوسات کی صنعت ترقی پذیر ہے۔ ازبکستان اور اٹلی کی ایک مشترکہ فرم جینز اور پتلونیں تیار کر رہی ہے جو یورپی منڈیوں میں بک رہی ہیں۔ تاہم حزب

اختلاف کے رہنماؤں کو شکایت ہے کہ منڈی کی معیشت کی جانب پیش قدمی اور نج کاری کا عمل بہت سُست ہے۔ دوسری طرف صرف قومی دولت سرکاری شعبے میں ہے، اس لیے ازبکستان کے قدرتی وسائل اور اقتصادی صلاحیت کے باوجود غیر ملکی سرمایہ کار اور تاجر اپنے سرمائے پر منافع حاصل نہ ہو سکنے کے خطرے کی وجہ سے محتاط ہیں۔

"ریڈیو فری یورپ" کی اطلاع (دیکھیے ریڈیو فری یورپ/ریڈیو لبرٹی ریسرچ رپورٹ، جلد ۲، شمارہ ۳۹، اکتوبر ۱۹۹۳ء) اور باوثوق ذرائع سے مغرب میں موصول ہونے والے پیغامات کے مطابق، ازبکستان کی حزبِ اختلاف کو سوچے سمجھے منصوبے کے تحت تنگ کیا جا رہا ہے۔ غیر ملکیوں تک کو معاف نہیں کیا جاتا۔ بہت سے غیر ملکی طلبہ اور دوسرے افراد تاشقند چھوڑ کر "آزاد ریاستوں کی دولت مشترکہ" کے دوسرے شہروں میں منتقل ہو گئے ہیں۔ صدر اسلام کریموف کی آمرانہ حکومت اور اُن کی جماعت، پاپولر ڈیموکریٹک پارٹی کو تمام سرکاری اداروں اور پریس پر کنٹرول حاصل ہے۔ تمام اعلیٰ عہدوں پر صدر اسلام کریموف کے اپنے افراد فائز ہیں۔ اختلاف کرنے والوں کے خلاف خوف و ہراس، نظر بندی، جسمانی حملے، قید و بند اور اسی طرح ڈرانے دھمکانے کے دوسرے حربوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔

اسلامی بنیاد پرستی کے بڑھنے سے جناب اسلام کریموف خوفزدہ ہیں۔ اُن کی جانب سے "تحریک نہضت اسلامی" اور ایک دوسری اسلامی تنظیم "عدالت" کی مخالفت کا یہ نتیجہ سامنے آیا ہے کہ بہت سے مذہبی رہنما گرفتار ہو چکے ہیں اور مساجد بند کر دی گئی ہیں۔ "عدالت" وادی فرغانہ میں ایک مضبوط اور مؤثر تنظیم ہے۔ برزنیف کے دور میں فرغانہ میں ایک بہت مضبوط زیر زمین اسلامی تحریک وجود میں آئی تھی۔ شاید جناب اسلام کریموف بھی اس صورت حال سے بچ نہیں سکتے۔ اس بات کے کوئی آثار نہیں کہ ان اسلامی جماعتوں یا قوم پرست جماعت "برلیک" سے پابندی اٹھا دی جائے گی۔ "ریسرچ رپورٹ" میں پُرزور الفاظ میں لکھا گیا ہے کہ "اسلامی بنیاد پرستی اور تاجک خانہ جنگی کے بارے میں جناب کریموف کی فکرمندی کسی قدر حقیقی ہو سکتی ہے، تاہم ان باتوں نے اُنہیں اندرونِ ملک آمرانہ طرزِ حکومت جاری رکھنے اور بیرون ملک فوجی امداد دینے کا بہانہ مہیا کیا ہے۔ شاید جناب کریموف اسلامی بنیاد پرستی کے بارے میں مغربی دُنیا میں موجود خوف سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں اور اس خطرے کے خلاف اپنی حکومت اور اپنے آپ کو ایک "روک" کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔" برلیک" کے رہنما عبدالرحیم پلاتوف کا خیال ہے کہ جناب کریموف کی پالیسیاں آخر الامر اسلامی بنیاد پرستی کو ہی مضبوط کریں گے۔

آزادی کی فضا پیدا کرنے اور آزاد ملک کے طور پر ازبکستان کے پنپنے کے لیے ضروری ہے کہ اقوام متحدہ اور دوسری انسانی خدمت انجام دینے والی بین الاقوامی تنظیمیں جناب کریموف کی حکومت پر دباؤ ڈالیں۔ (سنٹرل ایشیا بریف لیسٹر، شمارہ ۵/۹۳ء)